اسلامی مالیاتی انڈسٹری پر ایک بڑا سوالیہ نشان

از: محمد زبیر مغل
zubair.mughal@alhudacibe.com

یہ امر تو بظاہر خوشی کا باعث ہے کہ عالمی اسلامی مالیاتی انڈسٹری 1.3 ٹریلین ڈالر سے زائد حجم تک پہنچ چکی ہے، جو یقینی طور پر لوگوں کو سود سے نجات کے ساتھ ساتھ ایک اچھے کاروبار کا ذریعہ بھی میسر کر رہی ہے، ایک محتاط اندازے کے مطابق اس وقت دنیا بھر میں 2000 سے زائد اسلامی مالیاتی ادارے اسلامی بنکاری، اسلامی انشورنس (تکافل)، اسلامی فنڈ، مضاربہ، اجارہ، اسلامی بانڈ (صکوک) اور اسلامی مائیکرو فینانس سمیت چند دیگر صورتوں میں شریعہ سے ہم آہنگ اسلامی مالیاتی خدمات میں سرگرم ہیں۔ اگر ہم ان تمام خدمات کے مارکیٹ شیئرز کو بظاہر دیکھیں تو دل دکھا دینے والے اعداد و شمار کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اسلامی بنکاری و مالیات صرف امراء تک ہی محدود ہو کر رہ گئی اور Capitalism نظریے کے مطابق منافع کی ہوس نے اسلامی مالیاتی انڈسٹری کو بھی آ گھیرا ہے، جس کی وجہ سے اسلامی مالیاتی انڈسٹری میں غریبوں کے لیے خدمات میسر نہیں؛ بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ کمرشلزم نے انھیں اس طرح اپنے شکنجے میں لے لیا ہے کہ غریبوں کے ساتھ کاروبار یا فینانس کرنا ان کے ایجنڈے سے خارج ہے۔

ورلڈ بنک سے متعلقہ ایک ادارے Consultative Group to Assist the Poor (CGAP) کی مارچ 2013ء کے اعداد و شمار کے مطابق دنیا بھر میں اسلامی مائیکرو فینانس کے اداروں کا کل حجم 800 ملین USD تک جا پہنچا ہے، جو تقریباً 1.3 ملین افراد کو خدمات دستیاب کر رہے ہیں؛ جب کہ الہدیٰ سنٹر آف ایکسی لینس برائے اسلامی مائیکرو فینانس کی ایک حالیہ ریسرچ رپورٹ کے مطابق اسلامی مائیکرو فینانس کے اداروں کا کل حجم جولائی 2013ء میں تقریباً ایک بلین ڈالر ہے اور دنیا بھر میں کل اسلامی مائیکرو فینانس اداروں کی تعداد 300 سے تجاوز کر چکی ہے؛ جب کہ اسلامی مالیاتی انڈسٹری کے 1.3 ٹریلین کے حجم میں اسلامی مائیکرو فینانس کا حصہ 1%

سے بھی کم ہے جو کہ اسلامی مالیاتی انڈسٹری پر ایک بڑا سوالیہ نشان ہے اوران اداروں کی بے حسی کا منہ بولتا ثبوت بھی۔ ان اعداد وشمار سے ذہن میں بے شمار سوالات جنم لیتے ہیں، مثلا معاشرے میں امیر اورغریب کا توازن 99%:1% ہے؟ کیا اسلامی مالیات میں صرف امیر کے لیے مالیاتی مصنوعات ہیں؟ غریب کے لیے نہیں؟ کیا اسلامی فینانس ایک خاص طبقہ کے لیے ہے؟ کیا یہ ایک طبقاتی نظام ہے؟ وغیرہ وغیرہ، اوریقینی طور پر ان ابھرنے والے سوالات کے جواب نفی میں ہیں۔

اسلام کی تعلیمات کے تناظر میں اسلامی مالیات کا جائزہ لیا جائے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی مالیات کا اصل محور ہی غریب کی فلاح ہے اوراس میں غربت کے خاتمے کے بہترین اصول موجود ہیں، اسلام تو غریب سے شروع ہوکر غریب پر ہی ختم ہونے کا دین ہے، اگر ہم دیگر مذاہب کا مطالعہ کریں تو یہ بات علم میں آتی ہے کہ غربت کا خاتمہ اسلام میں معاشرتی ذمہ داری نہیں؛ بلکہ مذہبی ذمہ داری ہے جو کہ زکوۃ، صدقہ، فطرہ، عشر، قرض وغیرہ کی صورت میں مسلمانوں کی مذہبی ذمہ داریوں میں شامل ہے؛ جب کہ دیگر مذاہب کے نزدیک یہ مذہبی فریضہ کے بجائے معاشرتی فریضہ ہے اور وہ Corporate Social Responsibility (CSR) کے نام سے دنیا میں غربت کے خاتمے کے لیے مصروفِ عمل ہیں۔

اگر ہم دنیا کی غربت پر ایک نظر دوڑائیں تو چونکا دینے والے اعداد وشمار ہمارے سامنے آتے ہیں، دنیا کی کل غربت کا 46% مسلم دنیا میں ہے؛ جب کہ دنیا میں مسلم آبادی 26% ہے، OIC کے 57 ممالک میں 26 ممالک کو اقوامِ متحدہ نے Least Developed ممالک میں شمار کیا ہوا ہے اورموجودہ اعداد وشمار اس بات کی نشاندگی کررہے ہیں کہ مسلم دنیا میں غربت میں روز بہ روز اضافہ ہورہا ہے جس کی چیدہ چیدہ وجوہ میں غریب کا سود کی وجہ سے مائیکروفینانس کے استعمال سے گریز، اسلامی مالیاتی اداروں وبینکوں کی جانب سے اسلامی مائیکروفینانس کی عدمِ فراہمی، بین الاقوامی ڈونرایجنسیوں (UNDP, World Bank, IFC وغیرہ) کی اسلامی مائیکروفینانس میں عدمِ دلچسپی وغیرہ وہ وجوہ ہیں جو مسلم دنیا کو دن بہ دن غربت کے چنگل میں پھنسا رہی ہیں، معروف معاشی ماہرین کے اندازے کے مطابق دنیا کے تقریبا 650 ملین مسلم افراد 2 ڈالر روزانہ سے کم آمدنی میں غربت کی لکیر سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں؛ جب کہ اگر موجودہ اعداد وشمار کو دیکھا جائے تو 650 ملین غریب مسلم افراد میں صرف 1.3 ملین مسلمانوں کو اسلامی

مائیکروفینانس کے ذریعے غربت سے باہر نکالنے کی کوشش کی گئی ہے؛ جب کہ 649 ملین افراد اب بھی کسی مسیحا کی تلاش میں ہیں؛ اگر موجودہ اسلامی مالیات پر اعتراضات کا جائزہ لیا جائے تو کہیں پر اسلامی مالیات کو تسلیم کرنے سے انکار، شریعہ کے معاملات میں اختلافات وغیرہ؛ مگر موجودہ طبقاتی اعتراض شاید وہ اعتراض ہے جس کو اگر فی الفور دور نہ کیا گیا تو اسلامک بنکاری و مالیات کو ایک ناقابلِ تلافی نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے۔

اگر اسلامی مالیاتی انڈسٹری غریب کی مالیاتی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے اسلامی مائیکروفینانس کے ادارے قائم کریں تو اسلامی مالیات کے ثمرات کا حصول غریبوں کو بھی ممکن ہو سکتا ہے، اسلامی مالیاتی انڈسٹری کے پاس ملین ڈالرز کی Charity کی رقم بھی موجود ہے، اس کو استعمال میں لاتے ہوئے بھی اسلامی مائیکروفینانس کو مضبوط بنایا جا سکتا ہے؛ جب کہ زکوۃ، صدقات، وقف و دیگر کمرشیل اسلامی مائیکروفینانس کی مصنوعات (مرابحہ، مشارکہ، سلم، استصناع وغیرہ) کو بھی غربت کی کمی کے لیے احسن طریقے سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ ہمارے شریعہ اِسکالرز پر بھی یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اپنے مالیاتی اداروں کو اس بات پر قائل کریں کہ اسلامی مائیکروفینانس کو فروغ دیا جائے وگرنہ اس بات کا قطعی امکان ہے کہ بات نچلی سطح پر نہ پہنچ جائے کہ اسلامی بنکاری و مالیات صرف امراء کے لیے ہے اور ایک خاص طبقہ ہی اس سے مستفید ہو رہا ہے۔

❊ ❊ ❊